ﷺ ثم قال معاوية كنت أجمل شباب قريش وأجوده ثغرا، وما شيئ كنت أجد له لذّة كما كنت أجده وانا شابّ غير اللبن أو إنسان حسن الحديث يحدثني

"عبداللہ بن بریدہؓ فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد بریدہؓ حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے ہمیں زمین پر بٹھایا پھر ایک مشروب منگوایا جسے حضرت معاویہؓ نے پیا اور میرے والد نے لینے کے بعد کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے حرام کردینے کے بعد سے اس کو نہیں پیا۔ پھر معاویہؓ کہنے لگے میں قریش کا سب سے خوبصورت دانتوں والا حسین ترین نوجوان تھا۔ جوانی میں جس طرح مجھے اشیاء میں لذت محسوس ہوتی وہ آج نہیں، سوائے دودھ کی لذت کے یا کسی خوش گفتار انسان کی بات سننے کے" (مسند احمد بن حنبل: جلد ۵/ص ۳۴۷)

براہِ مہربانی درج ذیل اُمور کی مع حوالہ جات وضاحت فرمائیں:

۱۔ محدثین کے نزدیک اس روایت کی اِسنادی حیثیت کیا ہے؟

۲۔ وہ کون سا مشروب ہے جو حضور ﷺ کی ممانعت کے باوجود حضرت معاویہؓ نے تناول فرمایا؟

۳۔ ماشربتُه میں شربتُ کا فاعل کون ہے؟ (خورشید احمد، اسلام آباد)

جواب: اِس حدیث کی سند کے بارے میں حافظ نورُ الدین ہیثمی کہتے ہیں: ورجالهٗ رجال الصحيح "اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔" (مجمع الزوائد/ ۵/ ۴۲ طبع دار الکتاب بیروت)

۲۔ احتمال ہے کہ یہ انگور کی شراب کے علاوہ نبیذ ہو اور معاویہؓ نے اُسے اس قدر پیا ہو جس سے نشہ نہ آتا ہو۔ حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ سے مروی ہے اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب بھی یہی ہے کہ انگور کے علاوہ جس شے کی زیادہ مقدار سے نشہ پیدا ہوتا ہو اُس کی اُس قدر مقدار حلال ہے جو نشہ آور نہ بنتی ہو۔ معاویہ ان لوگوں سے ہیں جن کا مسلک ہے کہ اگر قلیل مقدار نشہ آور نہ ہو تو اس کا پینا جائز ہے۔

جبکہ جمہور اور بہت سارے صحابہؓ کا مسلک اس سے مختلف ہے کہ جس کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ انہی میں سے حضرت بریدہ بھی ہیں۔

۳۔ ماشربتُهٗ میں شرِبتُ کا فاعل بریدہؓ ہیں۔ (ملاحظہ ہو فتح الربانی :۱۷/ ۱۱۵)

☆ سوال: ہمارا چھوٹا بھائی مقبوضہ کشمیر میں شہید ہوا، اس کے دو چھوٹے بچے (بیٹا اور بیٹی) ہیں اب اس کی بیوہ نے ہمارے دوسرے چھوٹے بھائی سے شادی کرلی ہے۔ کیا اب بھی شہید بھائی کے بچے یتیم ہیں اور ان سے یتیموں جیسا سلوک ہونا چاہیے؟ یا اب یتیمی ختم ہوگئی ہے؟

جواب: یتیم کا زمانہ ماں کے آگے شادی کرنے سے ختم نہیں ہوتا بلکہ اس کی حد بچوں کا بالغ ہونا ہے، بچے جب سن بلوغت کو پہنچ جائیں تو یتیمی کا دور اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔ امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ: اليتم انقطاع الصبي عن أبيه قبل بلوغه (المفردات: کتاب الیاء ص ۵۵۰)

"بچے کا اپنی بلوغت سے قبل ہی اپنے باپ سے جدا ہو جانے کا نام یتیمی ہے۔" ☆☆